سوال

(142) سورج کے طلوع وغروب اورزوال کے وقت عبادت کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وہ کون سے اوقات ہیں جن میں کسی بھی قسم کی کوئی نماز ادا کرنا جائز نہیں۔ کیا یہ بات درست ہے اگر سورج کے طلوع وغروب اور زوال کے وقت سجدہ کیا جائے تو وہ سجدہ سورج کو ہوتا ہے؟ اگر کسی آدمی کے نماز پڑھتے ہوئے ایسا وقت داخل ہوجائے تو اسے نماز روک دینی چاہیئے یا جاری رکھے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

(ثلاث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ینهانا أن نصلی فیهن، أو أن نقبر فیهن موتانا: حین تطلع الشمس بازغة حتی ترتفع، وحین یقوم قائم الظهیرة حتی تمیل الشمس، وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب) (مسلم، فضائل القرآن، الاوقات التی نهی عن الصلاة فیها، ح: 831، ابوداود، الجنائز، الدفن عند طلوع الشمس وعند غروبها، ح: 3192)

''تین اوقات میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے اور مردے دفن کرنے سے منع کرتے تھے، جب سورج طلوع ہورہا ہو حتی کہ بلند ہوجائے، جب آفتاب بالکل سیدھا ہو (نہ مشرق کی طرف مائل اور نہ مغرب کی طرف) حتی کہ ڈھل جائے اور جب غروب ہونے لگے حتی کہ پوری طرح غروب ہوجائے۔''

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور حدیث میں ہے، فرماتے ہیں:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إذا بدا حاجب الشمس فأخروا الصلاة حتی تبرز وإذا غاب حاجب الشمس فأخروا الصلاة حتی تغیب) (مسلم، صلاة المسافرین، ما یتعلق بالقراءات، ح: 831)

''جب سورج کا کنارہ نکلنا شروع ہوجائے تو نماز کو موخر کردو، یہاں تک کہ نکل کر نمایاں ہوجائے اور جب سورج کا ایک کنارہ غائب ہوجائے تو نماز ملتوی کردو حتی کہ سورج (مکمل طور پر) غروب ہوجائے۔''

ایک حدیث میں اس ممانعت کا سبب بھی بیان کیا گیا ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لا تحرّوا بصلاتکم طلوعَ الشمس ولاغُروبھا؛ فإنّھا تطلع بقرنی شیطان) (ایضا)

''نماز کو سورج کے طلوع وغروب کے اوقات میں نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔''

آفتاب کے طلوع وغروب کے وقت شیطان افق پر اپنے سینگ سورج کے سامنے کر دیتا ہے، چونکہ آتش پرست سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور اس کی پوجا کرتے ہیں تو شیطان یہ باور کرواتا ہے کہ لوگ اُسے سجدہ کرتے ہیں، اس لیے سورج کے طلوع وغروب کے وقت نماز پڑھنے اور سجدہ کرنے سے منع کیا گیا ہے تاکہ بت پرستوں اور مشرکوں سے مشابہت نہ ہو۔

بعض لوگوں کا شیطان کے سینگوں کے بارے میں یہ اشکال کہ جس شیطان کے سینگ اتنے بڑے ہیں وہ خود کتنا بڑا ہو گا اور کہاں ٹھہرتا ہو گا حالانکہ سورج جسامت میں اتنا بڑا ہے کہ ہماری زمین سے لاکھوں گنا بڑا ہے۔ اس کے جواب میں مولانا عبدالرحمن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شیطان کو اتنا بڑا تصور کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ سورج آپ کی دو انگلیوں کے درمیان بھی آسکتا ہے اور طلوع بھی ہوسکتا ہے۔ اپنی دو انگلیاں اپنی آنکھوں سے ذرا آگے بڑھا کر اور ان میں فاصلہ دے کر سورج کی طرف دیکھیے تو سورج ان دو انگلیوں کے درمیان دکھائی دے گا۔ پس یہی صورت سورج کے شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہونے کی سمجھ لیجیے۔ (آئینہ پرویزیت، ص: 748، ط: 4)

عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک لمبی حدیث میں سورج کے طلوع وغروب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت کا سبب بیان کرنے کے ساتھ ساتھ سورج کے نصف النہار پر (زوال کے وقت) ہونے کے وقت نماز نہ پڑھنے کی وجہ بھی بیان کی گئی ہے۔ وہ یہ کہ اس وقت جہنم دہکائی جاتی ہے (البتہ بکثرت احادیث بعضھا بعضا اور آثار صحابہ کی روشنی میں جمعۃ المبارک کا دن مستثنیٰ ہے۔) عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سوالات کیے تھے ان میں ایک سوال نماز کے بارے میں بھی تھا، جس کے جواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(صَلِّ صلاۃَ الصُّبحِ، ثُمَّ أقصِرْ عنِ الصَّلاۃِ حتّی تطلُعَ الشَّمسُ حتّی ترتفعَ، فإنّھا تطلُعُ حین تطلُعُ بین قرنَیْ شیطانٍ وحینئذٍ یسجُدُ لھا الکُفّارُ، ثُمَّ صَلِّ، فإنَّ الصّلاۃَ مشھودۃٌ محضورۃٌ حتّی یستقِلَّ الظِّلُّ بالرُّمحِ، ثُمَّ أقصِرْ عنِ الصَّلاۃِ، فإنَّ حینئذٍ تُسجَرُ جھنَّمُ، فإذا أقبلَ الفَیءُ فصَلِّ، فإنَّ الصَّلاۃَ مشھودۃٌ محضورۃٌ حتّی تُصلِّیَ العصرَ، ثُمَّ أقصِرْ عنِ الصَّلاۃِ حتّی تغربَ الشَّمسُ، فإنّھا تغربُ بین قرنَیْ شیطانٍ وحینئذٍ یسجُدُ لھا الکُفّارُ) (مسلم، فضائل القرآن، اسلام عمرو بن عبسۃ، ح: 832)

''صبح کی نماز پڑھو، پھر نماز سے پرہیز کرو یہاں تک کہ آفتاب نکل کر بلند ہو جائے، اس لیے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اور اس وقت کافر اسے سجدہ کرتے ہیں (پھر اگر تم بھی نماز پڑھو گے تو ان سے مشابہت ہوگی)، پھر جب آفتاب بلند ہو جائے نماز پڑھو کہ اس وقت کی نماز کی فرشتے گواہی دیں گے اور فرشتے حاضر ہوں گے (یعنی مقبول ہوگی) یہاں تک کہ پھر سایہ نیزہ کا اس کے سر پر آجائے (یعنی ٹھیک دوپہر ہو) تو پھر نماز نہ پڑھو اس لیے کہ اس وقت جہنم جھونکی جاتی ہے۔ پھر جب یہ سایہ آئے (یعنی سورج ڈھل جائے) پھر نماز پڑھو اس لیے کہ اس وقت کی نماز میں فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر ہوں گے یہاں تک کہ تم عصر پڑھو، پھر نماز سے رُکے رہو یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے، اس لیے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے بیچ میں ڈوبتا ہے۔ اور اس وقت کافر بھی اسے سجدہ کرتے ہیں۔''

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار ومشرکین سے مشابہت کی وجہ سے ہی ان اوقات میں سجدہ اور عبادت کرنے سے روکا گیا ہے ورنہ جو سجدہ اللہ تعالیٰ کو کیا جائے وہ شیطان یا سورج کے لیے کیونکر ہوسکتا ہے! اسی لیے جو شخص سورج کے طلوع یا غروب ہونے سے قبل نماز شروع کر چکا ہو اُسے نماز توڑنے کا نہیں بلکہ مکمل کرنے کا حکم ہے۔ اس کے لیے درج ذیل احادیث ملاحظہ کریں:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَن أدرکَ مِنَ الصُّبحِ رکعۃً قبلَ أن تطلُعَ الشَّمسُ فقد أدرکَ الصُّبحَ، ومَن أدرکَ رکعۃً مِنَ العصرِ قبلَ أن تغربَ الشَّمسُ فقد أدرکَ العصرَ) (بخاری، مواقیت الصلاۃ، من ادرک من الفجر رکعۃ،

ح : 579، مسلم، المساجد و مواضع الصلاۃ، من ادرک رکعۃ من الصلاۃ فقد ادرک تلک الصلاۃ، ح : 608۔ الفاظ صحیح بخاري کے ہیں۔)

''جس نے فجر کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے پالی اس نے فجر کی پوری نماز پالی اور جس نے عصر کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے قبل پڑھ لی اس نے عصر کی مکمل نماز پا لی۔''

یہی اصول ہر نماز کے بارے میں ہے یعنی جس نماز کی بھی ایک رکعت وقت گزرنے سے پہلے پڑھ لی جائے اور باقی نماز اگرچہ وقت گزرنے کے بعد ہی پڑھی جائے وہ ادا ہی شمار ہوگی، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(من ادرک رکعۃ من صلاۃ فقد ادرک الصلاۃ) (بخاري، مواقیت الصلاۃ، من ادرک من الفجر رکعۃ، ح : 580)

''جس نے ایک رکعت نماز پالی اس نے پوری نماز پالی۔''

اسی طرح اگر ایک شخص جماعت کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لیتا ہے تو اسے پوری نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کا اجر مل جاتا ہے، جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

(من ادرک رکعۃ من صلاۃ مع الامام فقد ادرک الصلاۃ) (مسلم، المساجد و مواضع الصلاۃ، من ادرک رکعۃ من الصلاۃ فقد ادرک تلک الصلاۃ، ح : 607)

مذکورہ بالا احادیث کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ جب ایک شخص کسی نماز کی ایک رکعت وقت پر پڑھ لیتا ہے اور پھر ممنوع وقت داخل ہونے پر نماز توڑ دیتا ہے تو اس کی ایک رکعت ہی پوری نماز شمار ہوگی۔ مذکورہ بالا صورت حال میں ممنوعہ اوقات میں بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔ دریں صورت کفار سے مشابہت نہیں ہوگی۔ اسی لیے نماز پوری کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إذا أدرک أحدکم سجدۃ من صلاۃ العصر قبل أن تغرب الشمس فلیتم صلاتہ، وإن أدرک سجدۃ من صلاۃ الصبح قبل أن تطلع الشمس فلیتم صلاتہ) (بخاري، مواقیت الصلاۃ، من ادرک رکعۃ من العصر قبل الغروب، ح : 556)

''اگر عصر کی نماز کی ایک رکعت بھی کوئی شخص سورج غروب ہونے سے قبل پا سکا تو پوری نماز پڑھ لے۔ اسی طرح اگر سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی نماز کی ایک رکعت بھی پڑھ سکے تو پوری نماز پڑھے۔ (اوقاتِ ممنوعہ کے داخل ہونے کی وجہ سے باقی نماز ترک نہ کرے۔)''

نوٹ: نمازوں کو صحیح وقت پر ادا کرنا چاہئے، اگر عذر کی وجہ سے کسی کی نماز مؤخر ہو جائے تو مذکورہ بالا رعایت اس کے لیے ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

اذان و نماز، صفحہ : 368

محدث فتویٰ